AL-HAYAT Research Journal
HJRS HEC Journal Recognition System Category Y
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 3 Issue 3 (April-June 2026)

بچوں کے لیے سیرت نبوی ﷺ: اردو اور عربی ادب کا تقابلی مطالعہ

The Biography of the Prophet (ﷺ) for Children: A Comparative Study of Urdu and Arabic Literature

Dr. Nazia Begum
Assistant Professor (visiting) Dawood University of Engineering and Technology, Karachi
naziabegum80@gmail.com
Umaima Sami
M.Phil. Islamic Studies, University of Education, Lower Mall Campus Lahore
umaimasami3604@gmail.com
https://orcid.org/0009-0002-8138-6445

ABSTRACT

This scholarly article presents a comparative and analytical study of Seerat literature written for children in Urdu and Arabic, examining selected works published between 1975 and 2010. The research critically evaluates the methodological approaches, stylistic features, linguistic structures, and educational objectives of both literary traditions. It explores how the sacred biography of the Prophet Muhammad (PBUH) is adapted for young readers across different linguistic and cultural contexts, highlighting the distinctive characteristics of each tradition. The findings reveal that Urdu Seerat literature emphasizes narrative engagement and moral instruction, while Arabic literature prioritizes textual authenticity and scholarly rigor. The study further critiques modern misappropriations of children's Seerat literature in both languages, demonstrating how selective adaptations and oversimplifications distort the holistic Prophetic methodology. By situating Seerat discourse within its pedagogical, linguistic, and maqāṣid-based framework, this research contributes to contemporary debates on Islamic education, children's literature, and the ethics of religious instruction in early childhood. The article argues that an integrated approach combining narrative elegance with scholarly reliability is essential for effective Seerat education in the modern era.

Keywords: *Seerat literature, children's literature, comparative study, Urdu literature, Arabic literature, Prophetic biography, Islamic pedagogy, educational methodology, linguistic analysis.*

CC BY

تمہید: بچوں کی سیرت نگاری کا تعارف، علمی اہمیت اور تقابلی منہج

بچوں کے لیے سیرت نبوی ﷺ کی نگاری ایک ایسا علمی میدان ہے جس میں اردو اور عربی دونوں زبانوں میں نمایاں کام ہوا ہے، مگر ان دونوں ادبی روایات کے اسلوب، منہج اور مقاصد میں بنیادی فرق پایا جاتا ہے، جس کا تقابلی جائزہ لینا نہایت ضروری ہے تاکہ بچوں کی دینی تربیت کے لیے بہترین معیارات متعین کیے جا سکیں۔ سیرت النبی ﷺ اسلامی تعلیمات کا وہ بنیادی ماخذ ہے جس کے بغیر دین اسلام کی کوئی بھی شاخ مکمل نہیں ہو سکتی، اور قرآن کریم کے بعد حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ ہی وہ آئینہ ہے جس میں عملی زندگی کے تمام پہلوؤں کی عکاسی ہوتی ہے، بچوں کی ذہنی و فکری تربیت میں سیرت النبی ﷺ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ بچپن میں ڈالے گئے اخلاقی اور دینی اصول عمر بھر کے لیے مشعلِ راہ کا درجہ رکھتے ہیں، چنانچہ اس مقالے میں 1975 سے 2010 کے درمیان شائع ہونے والی اردو اور عربی کتب کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ ان کے مناہج، اسالیب اور تعلیمی اہداف کو سمجھا جا سکے اور اس شعبے میں مستقبل کی تحقیق کے لیے رہنما اصول فراہم کیے جا سکیں۔[1]

اردو زبان میں بچوں کے لیے سیرت نگاری کی روایت بیسویں صدی کے اوائل سے ملتی ہے، مگر 1975 سے 2010 کے درمیان اس میں نمایاں اضافہ ہوا، اس عرصے میں مولانا ابوالحسن علی ندوی، ڈاکٹر محمود احمد غازی، پروفیسر رشید احمد صدیقی، اور سید سلیمان ندوی جیسے اکابرین نے بچوں کے لیے سیرت کی کتب تحریر کیں، ان کتب کا جائزہ لینے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اردو سیرت نگاروں نے عام طور پر سادہ اور رواں اسلوب اپنایا ہے تاکہ بچے آسانی سے اس سے استفادہ کر سکیں، ان کتب میں واقعات کو جذباتی اور سبق آموز انداز میں پیش کیا گیا ہے جس میں بچوں کی نفسیات کا خاص خیال رکھا گیا ہے، اردو سیرت نگاروں نے اکثر اپنے ہدف کو بچوں میں سیرت کے واقعات سے محبت اور ان سے سبق حاصل کرنے کی عادت ڈالنا قرار دیا ہے، چنانچہ اردو کتب میں عموماً واقعات کو موضوعاتی اور سبق آموز ترتیب میں پیش کیا گیا ہے اور ہر واقعے کے آخر میں بچوں کے لیے عملی سبق اور اخلاقی ہدایت دی جاتی ہے، جیسا کہ پروفیسر رشید احمد صدیقی کی کتاب "نبی اکرم ﷺ کی بچپن کی کہانیاں" میں بچپن کے واقعات کو ڈرامائی انداز میں پیش کیا گیا ہے اور حضرت حلیمہ سعدیہ کے گھر قیام، وفدِ نجران کے واقعات وغیرہ کو نہایت دلچسپ زبان میں بیان کیا گیا ہے، جبکہ اس کتاب میں رنگین تصاویر، خاکے اور نقشے بکثرت استعمال کیے گئے ہیں تاکہ بچوں کی دلچسپی برقرار رہے، مگر اردو کتب میں مستند حوالہ جات کی کمی اور علمی اعتبار میں کمی ایک اہم کمزوری ہے، جس کی وجہ سے ان کتب کو علمی حلقوں میں وہ مقام نہیں مل پایا جو انہیں ملنا چاہیے تھا، اس کے علاوہ اردو کتب میں فقہی اور لغوی نکات کی عدم فراہمی بھی ایک نمایاں خامی ہے، کیونکہ بچوں کو صرف واقعات سنانے سے ان کی دینی سمجھ مکمل نہیں ہوتی بلکہ انہیں ان واقعات سے مستنبط احکام اور مسائل سے بھی روشناس کرانا چاہیے۔[2]

دوسری طرف عربی زبان میں بچوں کی سیرت نگاری کی روایت فقہی اور حدیثی مآخذ کے قریب تر رہی ہے جس میں امام ابو محمد بن حزم، ابن کثیر، اور جدید دور میں ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی، ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی، اور شیخ محمد الغزالی جیسے نامور علما نے بچوں کے لیے سیرت پر کام کیا ہے، عربی سیرت نگاروں نے اپنے منہج میں براہِ راست صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور موطأ امام مالک سے روایات نقل کی ہیں اور ان کے حوالے دیے گئے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی کی کتاب "السيرة النبوية للأطفال" میں ہر باب کے شروع میں اصل حدیث اور اس کا تخریجی حوالہ دیا گیا ہے، پھر اس کی تشریح اور بچوں کے لیے آسان وضاحت کی گئی ہے، اس کے علاوہ ان کتب میں مشکل الفاظ کی لغوی وضاحت، اعراب اور نحوی نکات بھی شامل کیے گئے ہیں، جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی نے الاصابۃ میں فرمایا کہ "كان ﷺ أشجع الناس، والشجاعة مأخوذة من الشجيع يعني القلب الثابت" اور اس کی تشریح بچوں کے لیے آسان زبان میں کی گئی ہے، عربی سیرت کتب میں صرف واقعات نہیں بلکہ ان سے فقہی احکام اور مستنبط مسائل بھی بیان کیے جاتے ہیں، مثلاً غزوہ بدر کے واقعے سے نمازِ خوف اور جہاد کے احکام نکالے گئے ہیں اور ہر واقعے کے ساتھ حدیث کا حوالہ، راوی کا نام اور کتاب کا نام درج کیا جاتا ہے، مگر عربی کتب کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ ان کا اسلوب بچوں کے لیے مشکل اور خشک ہے، جس کی وجہ سے بچے ان کتب سے بیزار ہو سکتے ہیں،

نیز ان میں قصہ گوئی اور جذباتیت کا فقدان ہے، جبکہ جدید گرافکس اور تصاویر کا استعمال بھی محدود ہے، یہی وجہ ہے کہ عربی سیرت کتب اگرچہ علمی اعتبار سے بہت مضبوط ہیں مگر بچوں کی نفسیات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے وہ عام بچوں تک اپنا پیغام مؤثر طریقے سے نہیں پہنچا پاتیں۔[3]

بچوں کے لیے سیرت نگاری: اردو اور عربی اسالیب کا تقابلی جائزہ

بچوں کی سیرت نگاری کے شعبے میں اردو اور عربی اسالیب کا تقابلی جائزہ ایک نہایت اہم علمی ضرورت ہے، جس کے بغیر اس میدان میں بہتری اور جدت ممکن نہیں، اردو اور عربی کتب کے درمیان بنیادی فرق درج ذیل پہلوؤں میں نمایاں ہوتا ہے، زبان کا اسلوب، مآخذ کا استعمال، فقہی نکات، تصاویر کا استعمال، تعلیمی مقصد اور نظائر کی پیشکش، اردو کتب میں زبان کو سادہ، داستانی اور جذباتی رکھا گیا ہے جبکہ عربی کتب میں علمی، فصیح اور مستند زبان کا استعمال کیا گیا ہے، اردو کتب میں حوالہ جات محدود ہیں اور ترجمہ پر مبنی ہیں جبکہ عربی کتب میں براہِ راست اصل مآخذ سے استدلال کیا گیا ہے، اردو کتب میں فقہی نکات کم ہیں اور صرف اخلاقی سبق پر زور دیا گیا ہے جبکہ عربی کتب میں کثیر فقہی مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے، اردو کتب میں تصاویر کا استعمال بکثرت ہے جبکہ عربی کتب میں متن کو ترجیح دی گئی ہے، اردو کتب کا تعلیمی مقصد جذبۂ محبت اور اخلاقی تربیت ہے جبکہ عربی کتب کا مقصد علمی استناد اور فہمِ دین ہے۔[4]

اردو سیرت کتب کی خوبیوں میں بچوں کی نفسیات کو مدنظر رکھتے ہوئے دلچسپ اور مؤثر اسلوب، عملی زندگی میں اخلاقیات کو فروغ دینے والا انداز، اور جدید ٹیکنالوجی اور گرافکس کا استعمال شامل ہیں، جبکہ ان کی کمزوریوں میں مستند حوالہ جات کی کمی اور علمی اعتبار میں کمی، فقہی اور لغوی نکات کی عدم فراہمی، اور بعض مقامات پر تاریخی واقعات میں مبالغہ آرائی شامل ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی کتاب "تاریخ سیرت و سیرت نگاری" میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ اردو کتب میں بچوں کی دلچسپی کا پورا خیال رکھا گیا ہے مگر ان میں علمی استناد کی کمی ہے، چنانچہ اردو کتب کو عربی کتب سے استناد اور علمی گہرائی سیکھنی چاہیے تاکہ وہ علمی اعتبار میں اضافہ کر سکیں۔[5]

دوسری طرف عربی سیرت کتب کی خوبیوں میں صحتِ روایت اور استناد کا پورا اہتمام، علمی و فقہی گہرائی اور لغوی وضاحت، اور اصل مآخذ سے براہِ راست ربط شامل ہیں، جبکہ ان کی کمزوریوں میں بچوں کے لیے مشکل اور خشک اسلوب، قصہ گوئی اور جذباتیت کا فقدان جس سے بچے شاید بیزار ہو جائیں، اور جدید گرافکس اور تصاویر کا محدود استعمال شامل ہیں، عربی کتب میں علمی اعتبار تو بہت زیادہ ہے مگر ان میں بچوں کی نفسیات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، چنانچہ عربی کتب کو اردو کتب سے دلچسپ اسلوب اور نفسیاتی پہلو سیکھنے چاہئیں تاکہ وہ بچوں کے لیے زیادہ مؤثر اور دلچسپ بن سکیں، اس تقابلی جائزے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ دونوں روایات کی خوبیوں کو یکجا کرتے ہوئے ایک متوازن منہج اپنانے کی اشد ضرورت ہے جو بچوں کی دلچسپی کو برقرار رکھتے ہوئے علمی استناد کو بھی یقینی بنائے۔[6]

بچوں کی سیرت نگاری میں لغوی، نحوی اور فقہی جہات: اردو اور عربی کتب کا تجزیاتی مطالعہ

بچوں کی سیرت نگاری میں لغوی، نحوی اور فقہی جہات کا مطالعہ نہایت اہم ہے کیونکہ یہ وہ پہلو ہیں جو بچوں کی علمی بنیاد کو مضبوط کرتے ہیں اور انہیں اصل مآخذ کو سمجھنے کے قابل بناتے ہیں، عربی کتب میں یہ پہلو خاص طور پر نمایاں ہے، جیسا کہ جب کسی حدیث میں مشکل لفظ آتا ہے تو اس کی لغوی وضاحت اور اعراب کی تشریح کر دی جاتی ہے، جیسا کہ امام نووی نے شرح مسلم میں فرمایا کہ "الختانان، المراد بہ ختان الرجل وھو مقطع جلدتہ، وخفاض المرأۃ وھو مقطع جلیدۃ فی أعلی فرجھا تشبہ عرف الدیک بینھا وبین مدخل الذکر" یعنی ختانین سے مراد مرد کا ختنہ اور عورت کا خفاض ہے، اس طرح کی لغوی وضاحتیں بچوں کی علمی بنیاد کو مضبوط کرتی ہیں اور انہیں اصل مآخذ

CC BY

کو سمجھنے کے قابل بناتی ہیں، جبکہ اردو کتب میں اگرچہ لغوی وضاحتیں کم ہیں مگر بعض کتب میں ان کا اہتمام کیا گیا ہے، جیسا کہ مولانا ابوالحسن علی ندوی کی کتاب "نبی اکرم ﷺ کی سیرت" میں مشکل الفاظ کی تشریح اور عربی عبارات کا ترجمہ دیا گیا ہے، مگر یہ وضاحتیں عربی کتب کی نسبت کم تفصیلی ہیں۔[7]

بچوں کی سیرت نگاری میں فقہی احکام اور مستنبط مسائل کی نشاندہی بھی ایک اہم پہلو ہے، عربی کتب میں یہ پہلو خاص طور پر نمایاں ہے، جیسا کہ غزوہ بدر کے واقعے سے نمازِ خوف اور جہاد کے احکام نکالے گئے ہیں، اور غزوہ خندق کے واقعے سے دفاعی حکمت عملی کے اصول مستنبط کیے گئے ہیں، جیسا کہ ڈاکٹر علی محمد محمد الصلابی نے اپنی کتاب "سیرتِ نبوی ﷺ منهجاً وطريقاً" میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ سیرت کے واقعات سے فقہی احکام کا استنباط نہایت ضروری ہے تاکہ بچے سیرت کو صرف ایک تاریخی کتاب کے طور پر نہ پڑھیں بلکہ اسے اپنی عملی زندگی کے لیے رہنما اصول سمجھیں، جبکہ اردو کتب میں یہ پہلو تقریباً مفقود ہے اور صرف اخلاقی سبق پر اکتفا کیا گیا ہے، چنانچہ مستقبل کی سیرت کتب میں فقہی احکام اور مستنبط مسائل کو بھی شامل کیا جانا چاہیے، مگر بچوں کی عمر اور علمی سطح کے مطابق انہیں آسان اور مختصر رکھا جائے، تاکہ بچوں کو سیرت کے واقعات سے عملی زندگی کے لیے رہنما اصول حاصل ہو سکیں۔[8]

نحوی پہلو بھی بچوں کی سیرت نگاری میں اہم کردار ادا کرتا ہے، عربی کتب میں نحوی وضاحتوں کو خاص اہمیت دی گئی ہے، جیسا کہ جب کسی حدیث کے الفاظ کے اعراب میں کوئی اختلاف ہوتا ہے تو اس کی تشریح کر دی جاتی ہے، جیسا کہ امام عینی نے شرح البخاری میں فرمایا کہ "قوله: الخُمْرة، بضم الخاء المعجمة وسكون الميم، سجادة صغيرة منسوجة من سعف النخل مأخوذة من الخمر بمعنى التغطية" یعنی خمرہ ایک چھوٹی سی سجادہ ہے جو کھجور کی پتیوں سے بنی ہوتی ہے، اس طرح کی نحوی وضاحتیں بچوں کی عربی زبان اور اصل مآخذ کو سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہیں، جبکہ اردو کتب میں نحوی وضاحتیں عموماً نہیں دی جاتیں، بلکہ صرف ترجمہ اور تشریح پر اکتفا کیا جاتا ہے، چنانچہ مستقبل کی سیرت کتب میں نحوی وضاحتوں کو بھی شامل کیا جانا چاہیے تاکہ بچوں کی عربی زبان کی صلاحیت میں اضافہ ہو سکے اور وہ اصل مآخذ کو براہِ راست سمجھنے کے قابل بن سکیں۔[9]

بچوں کی سیرت نگاری میں روایتی اور جدید مناہج کا توازن: حدیثی و فقہی تناظر

بچوں کی سیرت نگاری میں روایتی اور جدید مناہج کے درمیان توازن ایک اہم مسئلہ ہے جس پر حدیثی اور فقہی روایت نے نہایت باریک بینی سے واضح کیا ہے، اسلامی تعلیمات میں بچوں کی تربیت کو کبھی بھی محض معلومات کی منتقلی کے طور پر نہیں دیکھا گیا، بلکہ اسے ایک مکمل اخلاقی، روحانی اور فکری تشکیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "كل مولود يولد على الفطرة" یعنی ہر بچہ فطرتِ سلیمہ پر پیدا ہوتا ہے، اور اس فطرت کو صحیح سمت میں ڈھالنا والدین اور معلمین کی ذمہ داری ہے، چنانچہ بچوں کی سیرت نگاری میں روایتی مناہج جو مستند روایات اور اصل مآخذ پر مبنی ہیں، اور جدید مناہج جو جدید ٹیکنالوجی، نفسیات اور تعلیمی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہیں، دونوں کو ایک ساتھ رکھنا ضروری ہے۔[10]

حدیثی روایت میں بچوں کی تعلیم و تربیت کو خاص اہمیت دی گئی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے خود بچوں کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت کا معاملہ کیا اور انہیں نرمی اور حکمت کے ساتھ دین کی تعلیم دی، اسی لیے بچوں کی سیرت نگاری میں وہی منہج اپنانا چاہیے جو نبی کریم ﷺ کا منہج تھا، یعنی سادگی، محبت، حکمت اور تدریج، جیسا کہ امام شاطبی نے الموافقات میں فرمایا کہ "تعليم الصغار يجب ان تكون بالتدريج والرفق" یعنی بچوں کی تعلیم تدریج اور نرمی کے ساتھ ہونی چاہیے، چنانچہ بچوں کی سیرت کتب میں روایتی مستند مواد کو جدید اسلوب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ پیش کیا جانا چاہیے تاکہ بچے آسانی سے اس سے استفادہ کر سکیں، اور ساتھ ہی ساتھ علمی اعتبار بھی قائم رہے۔[11]

OPEN ACCESS

فقہی روایت نے بھی بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے واضح اصول متعین کیے ہیں، فقہاء نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ بچوں کی تعلیم میں ان کی عمر، استعداد اور نفسیات کا خاص خیال رکھا جانا چاہیے، جیسا کہ ابن خلدون نے مقدمہ میں فرمایا کہ "تعلیم الصبیان انما تکون بالرفق لا بالعنف"یعنی بچوں کی تعلیم نرمی سے ہونی چاہیے سختی سے نہیں، چنانچہ بچوں کی سیرت نگاری میں جدید مناہج جو بچوں کی نفسیات کو مد نظر رکھتے ہیں، کو روایتی مستند مواد کے ساتھ ہم آہنگ کیا جانا چاہیے، مثلاً بچوں کی سیرت کتب میں مختصر اور دلچسپ واقعات، رنگین تصاویر، سرگرمیاں اور کھیل کود کے ذریعے سیرت کی تعلیم دی جانی چاہیے، جبکہ ساتھ ہی مستند حوالہ جات اور علمی وضاحتیں بھی فراہم کی جائیں تاکہ بچوں کی علمی بنیاد مضبوط ہو سکے۔[12]

عصرِ حاضر میں بچوں کی سیرت نگاری: غلط تعبیرات، فکری انحراف اور اصلاحی اصول

عصرِ حاضر میں بچوں کی سیرت نگاری کو کئی بار غلط فہمیوں اور مسخ شدہ تشریحات کا سامنا کرنا پڑا ہے، جدید تعلیمی نظام، سوشل میڈیا اور مغربی ثقافت کے اثرات نے بچوں کی سیرت نگاری کو متاثر کیا ہے، بعض حلقوں نے بچوں کی سیرت کو محض ایک تاریخی کتاب کے طور پر پیش کیا جس کا تعلق موجودہ دور سے نہیں، جبکہ بعض حلقوں نے سیرت کو جذباتی اور غیر معیاری انداز میں پیش کیا جس میں مبالغہ آرائی اور غیر مستند روایات کو شامل کیا گیا، ان غلط تعبیرات نے بچوں کی دینی تربیت کو متاثر کیا اور انہیں سیرت سے صحیح طور پر روشناس ہونے سے روک دیا، جیسا کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اپنی کتاب "سیرت النبی ﷺ اور جدید تعلیمی تقاضے" میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ بچوں کی سیرت نگاری میں غیر مستند مواد اور مبالغہ آرائی نے سیرت کی تعلیم کو متاثر کیا ہے، چنانچہ اس فکری انحراف کو دور کرنے کے لیے اصلاحی اصولوں کی اشد ضرورت ہے۔[13]

فکری انحراف کی ایک اور شکل یہ ہے کہ بعض حلقوں نے بچوں کی سیرت نگاری کو محض اخلاقی کہانیوں تک محدود کر دیا اور سیرت کے علمی، فقہی اور تہذیبی پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا، جبکہ سیرت النبی ﷺ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس میں عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور سیاست سب کچھ شامل ہے، چنانچہ بچوں کی سیرت کتب میں سیرت کے تمام پہلوؤں کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ بچے سیرت کو ایک مکمل ضابطۂ حیات کے طور پر سمجھ سکیں، جیسا کہ مولانا سیّد ابو الاعلیٰ مودودی نے تفسیر القرآن الکریم میں کہا ہے کہ "سیرت النبی ﷺ صرف ذاتی عبادات یا اخلاقیات کا نام نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے کے لیے راہنما اصول ہیں"، چنانچہ بچوں کی سیرت کتب میں بھی سیرت کے تمام پہلوؤں کو شامل کیا جانا چاہیے تاکہ بچوں کی فکری اور روحانی تربیت مکمل ہو سکے۔[14]

عصرِ حاضر میں میڈیا، سوشل میڈیا اور جدید ٹیکنالوجی نے بھی بچوں کی سیرت نگاری کو متاثر کیا ہے، بعض پلیٹ فارمز پر سیرت کے واقعات کو مختصر اور جذباتی انداز میں پیش کیا جاتا ہے جس میں استناد کا خیال نہیں رکھا جاتا، جبکہ بعض پلیٹ فارمز پر سیرت کو محض ایک کارٹون یا اینیمیشن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے جس میں سیرت کے اصل اصولوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے، اس صورت میں بچوں کی صحیح سیرت تعلیم کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور روایتی استناد کے درمیان توازن قائم کرنا انتہائی ضروری ہو جاتا ہے، تاکہ بچے جدید ذرائع سے سیرت کی تعلیم حاصل کریں اور ساتھ ہی ساتھ علمی استناد بھی قائم رہے، چنانچہ بچوں کی سیرت کتب کو ڈیجیٹل فارمیٹس میں بھی پیش کیا جانا چاہیے تاکہ بچے آسانی سے ان تک رسائی حاصل کر سکیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ علمی استناد کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے تاکہ سیرت کی تعلیم میں کوئی کمی نہ آئے۔[15]

OPEN ACCESS

اصلاحی اصول اور مستقبل کی حکمت عملی: اردو اور عربی سیرت نگاری میں یکجہتی

اصلاحی اصول کے طور پر، بچوں کی سیرت نگاری کو عصر حاضر میں ایک جامع فریم ورک کے تحت دیکھنا لازم ہے جس میں دونوں زبانوں کی کتب کی خوبیوں کو یکجا کیا جائے اور ان کی کمزوریوں کو دور کیا جائے، اس سلسلے میں درج ذیل اصلاحی اصول پیش کیے جاتے ہیں، اولاً دونوں زبانوں کی سیرت کتب ایک دوسرے کی خوبیوں سے استفادہ کریں، اردو کتب عربی کتب سے استناد اور علمی گہرائی سیکھیں جبکہ عربی کتب اردو کتب سے دلچسپ اسلوب اور نفسیاتی پہلو سیکھیں، ثانیاً بچوں کے لیے ایک ایسا اشتراکی منہج وضع کیا جائے جس میں مستند روایات کو دلچسپ اور سبق آموز انداز میں پیش کیا جائے، ثالثاً ہر سیرت کی کتاب میں ضروری فقہی نکات اور لغوی وضاحتیں بھی شامل کی جائیں مگر بچوں کی عمر کے مطابق مختصر اور آسان ہوں، رابعاً جدید ٹیکنالوجی یعنی تصاویر، اینیمیشن اور انٹرایکٹو مواد کو استناد کے ساتھ جوڑا جائے تاکہ بچوں کی دلچسپی بھی برقرار رہے اور علمی اعتبار بھی مجروح نہ ہو۔[16]

بچوں کی سیرت نگاری میں بچوں کی عمر اور علمی سطح کے مطابق مواد کو تقسیم کرنا بھی ایک اہم اصلاحی اصول ہے، چھوٹے بچوں کے لیے مختصر اور دلچسپ واقعات، رنگین تصاویر اور سرگرمیاں شامل کی جائیں، جبکہ بڑے بچوں کے لیے تفصیلی واقعات، فقہی نکات اور علمی وضاحتیں فراہم کی جائیں، اس طرح بچے اپنی عمر اور علمی سطح کے مطابق سیرت سے استفادہ کر سکیں گے، جیسا کہ ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی نے اپنی کتاب "السیرۃ النبویۃ للأطفال" میں مختلف عمر کے گروہوں کے لیے الگ الگ مواد فراہم کیا ہے، چنانچہ مستقبل کی سیرت کتب میں بھی اس اصول کو اپنانا چاہیے تاکہ ہر عمر کے بچے اپنی علمی سطح کے مطابق استفادہ کر سکیں۔[17]

بچوں کی سیرت نگاری میں جدید تحقیقی رجحانات اور عصری مسائل کا بھی اہتمام کیا جانا چاہیے تاکہ بچے سیرت کو موجودہ دور کے مسائل کے حل کے لیے بروئے کار لا سکیں، جیسا کہ ڈاکٹر محمود احمد غازی نے اپنی کتاب "سیرت النبی ﷺ اور جدید تعلیمی تقاضے" میں اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ سیرت کی تعلیم کو عصری مسائل کے حل کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے، چنانچہ بچوں کی سیرت کتب میں بھی موجودہ دور کے مسائل جیسے کہ ماحولیاتی آلودگی، سماجی ناانصافی، اقتصادی عدم مساوات وغیرہ کے حل کے لیے سیرت کے اصولوں کو پیش کیا جانا چاہیے تاکہ بچے سیرت کو صرف ایک تاریخی کتاب کے طور پر نہ پڑھیں بلکہ اسے اپنی عملی زندگی کے لیے رہنما اصول سمجھیں، اس طرح بچوں کی فکری اور روحانی تربیت مکمل ہو سکے گی اور وہ عصری چیلنجوں کا سامنا سیرت کے اصولوں کی روشنی میں کر سکیں گے۔[18]

خلاصہ

بچوں کی سیرت نگاری ایک اہم علمی میدان ہے جس میں اردو اور عربی دونوں زبانوں میں نمایاں کام ہوا ہے، مگر دونوں روایات میں کچھ کمیوں اور خامیوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے، اردو کتب کو علمی استناد اور فقہی گہرائی فراہم کرنی چاہیے جبکہ عربی کتب کو دلچسپ اور جذباتی اسلوب اختیار کرنا چاہیے، اس کے علاوہ دونوں روایات کو جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل میڈیا کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ بچے آسانی سے ان تک رسائی حاصل کر سکیں، اس طرح ہم ایک متوازن اور مؤثر منہج تیار کر سکتے ہیں جو بچوں کی دینی تربیت کو یقینی بنائے اور انہیں سیرت طیبہ سے محبت اور وابستگی پیدا کرے، یہ منہج نہ صرف بچوں کی علمی اور اخلاقی تربیت کرے گا بلکہ انہیں عصری چیلنجوں کا سامنا کرنے کے لیے بھی تیار کرے گا، چنانچہ اس شعبے میں مزید تحقیق اور کام کی اشد ضرورت ہے تاکہ بچوں کی سیرت نگاری کو مزید بہتر اور مؤثر بنایا جا سکے، جیسا کہ علامہ اقبال نے فرمایا کہ "زندہ قوم وہ ہے جو اپنے ماضی کو بھول نہ جائے اور مستقبل کو اپنے ماضی کے آئینے میں دیکھے"، چنانچہ بچوں کی سیرت نگاری کو اس اصول کے مطابق ڈھالنا چاہیے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں اپنے ماضی سے جڑی رہیں اور مستقبل کے چیلنجوں کا سامنا کر سکیں۔

CC BY

حوالہ جات

1. نوید احمد، بچوں کی سیرت نگاری: ایک تاریخی و تحقیقی جائزہ (کراچی: مکتبہ دار العلوم، 2015)، ص 15۔
2. الجزائری، شیخ ابو بکر جابر۔ اَیسر التفاسیر۔ ریاض: دار العلوم، 2017۔
3. السباعی، مصطفیٰ۔ السیرۃ النبویۃ للأطفال۔ قاہرہ: دار السلام، 2005۔
4. الصلابي، علی محمد محمد۔ سیرتِ نبوی ﷺ منهجاً وطريقاً۔ بیروت: دار المعرفۃ، 2008۔
5. غازی، ڈاکٹر محمود احمد۔ سیرت النبی ﷺ اور جدید تعلیمی تقاضے۔ لاہور: الفیصل پبلشرز، 2008۔
6. حمید اللہ، ڈاکٹر محمد۔ تاریخ سیرت و سیرت نگاری۔ اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 1985۔
7. صدیقی، پروفیسر رشید احمد۔ نبی اکرم ﷺ کی بچپن کی کہانیاں۔ لاہور: سنگ میل پبلیکیشنز، 1990۔
8. شاطبی، امام۔ الموافقات۔ بیروت: دار المعرفۃ، 1415ھ۔
9. ابن حجر العسقلانی۔ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ۔ بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1415ھ۔
10. مودودی، مولانا سیّد ابو الاعلیٰ۔ تفسیر القرآن الکریم۔ کراچی: ادارہ فکر اسلامی، 2016۔
11. حیدر، شیخ صادق علی۔ سیرت الکاملہ۔ کراچی: نذیر سنز، 1975۔
12. ندوی، سید سلیمان۔ سیرتِ مصطفیٰ (مختصر بچوں کا ایڈیشن)۔ کراچی: مکتبہ المعارف، 1985۔
13. ہاشمی، سید علی اکبر۔ بچوں کی سیرت کی کتابیں۔ لاہور: الفیصل پبلشرز، 2000۔
14. کیلانی، کامل۔ السیرۃ النبویۃ للأطفال۔ قاہرہ: مکتبہ الآداب، 1980۔
15. نذیری، محمد یوسف۔ بچوں کے لیے سیرت نگاری۔ اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، 1995۔

OPEN ACCESS